شذرات

علامہ اقبال مرحوم و مغفور نے آج سے تیس برس پہلے اسی مہینے رحلت فرمائی۔ پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر دنیا کے اکثر ملکوں میں ہر سال اس مہینے حضرت علامہؒ کی یاد میں تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں اہل علم اور اصحاب فکر کے اجتماع ہوتے ہیں۔ اور ان میں علامہ مرحوم کی زندگی اور ان کے افکار و تعلیمات پر مقالے پڑھے جاتے ہیں۔ چنانچہ "یوم اقبالؒ" کی ان تقریبات نے ایک قومی و ملی حیثیت اختیار کر لی ہے اور ہم بحیثیت ایک قوم کے ہر سال علامہ اقبالؒ کی یاد مناتے ہیں۔

حضرت علامہ کی شخصیت اور ان کے پیغام نے ہمارے ہاں یہ جو ایک مستقل قومی و ملی حیثیت اختیار کر لی ہے تو اس کے اسباب و وجوہ ہیں۔ ان کی فعال علمی و فکری زندگی کا آغاز جس کے لیے ان کی شاعری نے ایک ذریعۂ اظہار کا کام دیا، تقریباً ۱۹۰۰ء سے ہوتا ہے۔ اس سال سے لے کر اپنی وفات تک برعظیم پاک و ہند میں شاید ہی کوئی نمایاں مذہبی و سیاسی اور معاشی و اجتماعی صورت حال پیدا ہوئی ہو، جو علامہ اقبالؒ کے علم میں نہ آئی ہو۔ اسی طرح اس انقلاب آفریں دور میں دنیائے اسلام میں جو بڑی بڑی بنیادی تبدیلیاں ہوئیں، انھوں نے کہ وہاں پرانی بساط الٹ دی اور نئی قومی قیادتوں کو جنم دیا، مرحوم ان سے برابر باخبر رہتے تھے۔ اس سے بڑھ کر اس دوران میں یورپ و امریکہ میں جو فکری و سیاسی تحریکیں اٹھیں، علامہ اقبال ان سے مطلع رہنے میں بھی بڑے کوشاں رہتے تھے۔ اس سلسلے میں اس کا اہتمام ہوتا کہ اس بارے میں اگر کوئی اہم کتاب شائع ہو تو وہ آپ تک ضرور پہنچے۔ پورے "حاضر" کی اس واقفیت کے ساتھ ساتھ نہ صرف اسلام کے بلکہ یورپی علم و حکمت کے "ماضی" پر ان کی گہری اور وسیع نظر تھی۔ اور ہر دو سے انھوں نے بھرپور استفادہ کیا تھا۔ اس پر مستزاد آپ کی بے مثال ذہنی صلاحیتیں اور عبقریت۔ غرض علامہ اقبال کی شخصیت کی تشکیل و تکمیل اور ان کے پیغام کی جامعیت اور عالمگیریت، آپ کی ان اکتسابی و وہبی خصوصیات کی رہین منت ہے، اور انھوں ہی نے آپ کو ماضی و حاضر کی صحیح پہچان کے ساتھ شاید کسی اور زمانے کا "خواب" دیکھنے کا بھی ملکہ عطا کیا۔ اور ان کا فکر ہمارے مستقبل کے لیے مشعل راہ بنا۔۔۔۔ ہمارے ملک اور ہماری ملت کو آج جن بڑے بڑے مسائل سے عہدہ برآ ہونا پڑ رہا ہے اور اس میں ہمارے اہل سیاست و ارباب دانش سب فکر اقبال کی طرف رجوع کر رہے ہیں، ضرورت ہے کہ اس سلسلے میں ہم علامہ اقبال مرحوم کی شخصیت کو جزوی نہیں، کلی طور پر اپنے سامنے رکھیں نیز ان کے پیغام کی جامعیت و عالمگیریت ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو۔